صلی کلمہ اسلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ

یا اللہ

حق چار یار

دینیات

عالم برزخ، موت اور قبر کی حیات

(حصہ دوم)

مرتبہ

حافظ عبدالوحید الحنفی

چکوال

اشاعتی سلسلہ نمبر 24

شائع کردہ: کشمیر بک ڈپو، سبزی منڈی، تلہ گنگ روڈ، چکوال

النور مینجمنٹ چکوال 0334-8706701 0543-421803

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

www.khudamahlesunat.com

فہرست عنوانات

مومن کی موت	3
مومن کی موت کا منظر	3
ملک الموتؑ کی حاضری	4
روح کا نکلنا اور واپس آنا	5
منکر نکیر کے سوالات اور مومن کے جوابات	6
مومن کی قبر	7
مومن کے اعمال	8
کافر کی موت کا منظر	8
روح کا نکلنا اور واپس آنا	9
منکر نکیر کے سوالات اور کافر کے جوابات	11
کافر کی قبر	11
کافر کے اعمال	12
مومن کی قبر	12
کافر کی قبر	13
عذاب وثوابِ قبر	14
عالم برزخ (قبر) احادیث کی روشنی میں	16
قبر کی واردات	17
مسئلہ منکر نکیر	19
قبر میں سوال و جواب	21
قبر میں سوال کے جواب میں کلمہ توحید و رسالت	23
قبر میں سوال کہ تو کس کی عبادت کرتا تھا؟	23
قبر میں مردہ جانے والوں کے جوتوں کی آواز سنتا ہے	24
مردہ لوٹ کر جانے والوں کے جوتوں کی آواز سنتا ہے	25
قبر میں سوال و جواب	26
قبر میں دوسرا سوال	27
قبر میں تیسرا سوال	27
مومن کو قبر میں بشارت	28
کافر اور منافق کا قبر میں حال	28
برزخ میں شہداء کی روحیں جنت میں	29
آخرت میں اجسام کے زندہ ہونے کی صورت	31

☆☆☆☆

ترتیب: حافظ عبدالوحید الحنفی (ساکن اوڈھروال تحصیل وضلع چکوال) 0313-5128490

28 رجب 1431ھ مطابق 11 جولائی 2010ء...... قیمت 20 روپے

ٹائٹل وکمپوزنگ: ظفر ملک...... النور مینجمنٹ، ڈب مارکیٹ، پنوال روڈ چکوال

ڈیزائننگ ❁ کمپوزنگ ❁ سکیننگ ❁ پرنٹنگ ❁ بک بائنڈنگ

zedemm@yahoo.com 0334-8706701 / 0543-421803

عالم برزخ، موت اور قبر کی حیات (حصہ دوم)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا اِلٰی طَرِیْقِ اَهْلِ السُّنَّةِ وَ الْجَمَاعَةِ بِفَضْلِهِ الْعَظِیْم۔

وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ کَانَ عَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم۔

وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ خُلَفَائِهِ الرَّاشِدِیْنَ الدَّاعِیْنَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْم

مومن کی موت

عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ کَانَ اٰخِرُ کَلَامِهٖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ (ابوداؤد، مشکوۃ حدیث ۱۵۳۳)

حضرت معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس شخص کا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

مومن کی موت کا منظر

(۱) وَ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ جَنَازَةِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَانْتَهَیْنَا اِلَی الْقَبْرِ وَ لَمَّا یُلْحَدُ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَ جَلَسْنَا حَوْلَهٗ کَاَنَّ عَلٰی رُءُوْسِنَا الطَّیْرُ وَ فِیْ یَدِهٖ عُوْدٌ یَنْکُتُ بِهٖ فِی الْاَرْضِ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ اسْتَعِیْذُوْا

خادم اہلسنت عبدالوحید

بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا

ترجمہ: حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ ہم ایک انصاری شخص کے جنازہ پر گئے یہاں تک کہ ہم اس کی قبر پر پہنچے۔ ابھی تک اُن کو دفن نہیں کیا گیا تھا۔ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے گرد اس طرح سرنگوں اور خاموش بیٹھ گئے گویا ہمارے سروں پر پرندے ہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ہاتھ میں اس وقت ایک لکڑی تھی جس سے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم زمین کرید رہے تھے۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے (یکا یک) سر اُٹھایا اور فرمایا: اللہ سے پناہ مانگو قبر کے عذاب سے۔ دو یا تین مرتبہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے یہ الفاظ فرمائے۔

ملک الموتؑ کی حاضری

ثُمَّ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ اِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعٍ مِّنَ الدُّنْيَا وَ اِقْبَالٍ مِنَ الْاٰخِرَةِ نَزَلَ اِلَيْهِ مَلٰٓئِكَةٌ مِّنَ السَّمَآءِ بِيْضُ الْوُجُوْهِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الشَّمْسُ مَعَهُمْ مِنْ اَكْفَانِ الْجَنَّةِ وَ حَنُوْطٌ مِنْ حَنُوْطِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَجْلِسُوْا مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ ثُمَّ يُجِيْءُ مَلَكُ الْمَوْتِ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتّٰى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهٖ فَيَقُوْلُ: اَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ اخْرُجِيْ اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانٍ

پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: دیکھو جب بندہ آخرت میں قدم رکھنے اور دنیا سے کٹ جانے والا ہوتا ہے تو اس پر سفید چہروں والے فرشتے اترتے ہیں۔ گویا ان کے چہرے سورج کی طرح چمک دار ہوتے ہیں۔ ان کے پاس

جنت کا کفن اور جنت کی خوشبو ہوتی ہے اور اس کے پاس آ کر منتہائے نگاہ تک بیٹھ جاتے ہیں۔ پھر ملک الموت تشریف لاتے ہیں اور مرنے والے کے سرہانے آ کر بیٹھ جاتے ہیں اور فرماتے ہیں: اے اطمینان والی پاکیزہ روح! اللہ کی بخشش و رضا کی طرف نکل۔

روح کا نکلنا اور واپس آنا

قَالَ فَتَخْرُجُ كَمَا تَسِيْلُ الْقَطْرَةُ مِنَ السِّقَآءِ فَيَأْخُذُهَا فَاِذَا اَخَذَهَا لَمْ يَدْعُوْهَا فِيْ يَدِهٖ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتّٰى يَاخُذُوْهَا فَيَجْعَلُوْهَا فِيْ ذٰلِكَ الْكَفَنِ وَ فِيْ ذٰلِكَ الْحَنُوْطِ وَ يَخْرُجُ مِنْهَا كَاَطْيَبِ نَفْحَةِ مِسْكٍ وُجِدَتْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ قَالَ فَيَصْعَدُوْنَ بِهَا فَلَا يَرُوْنَ بِهَا يَعْنِيْ بِهَا عَلٰى مَلَاءٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِلَّا قَالُوْا مَا هٰذَا الرُّوْحُ الطَّيِّبُ فَيَقُوْلُوْنَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِاَحْسَنِ اَسْمَآئِهِ الَّتِيْ كَانُوْا يُسَمُّوْنَهٗ بِهَا الدُّنْيَا حَتّٰى يَنْتَهُوْا بِهَا اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَيَسْتَفْتِحُوْنَ لَهٗ فَيُفْتَحُ لَهُمْ فَيُشَيِّعُهٗ مِنْ كُلِّ سَمَآءٍ فَقَرَّبُوْهَا اِلَى السَّمَآءِ الَّتِيْ تَلِيْهَا حَتّٰى يُنْتَهٰى بِهٖ اِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ اُكْتُبُوْ كِتَابَ عَبْدِيْ فِيْ عِلِّيِّيْنَ وَ اَعِيْدُوْهُ اِلَى الْاَرْضِ فَاِنِّيْ مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَ فِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَ مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى

فرمایا: پھر روح آرام سے اس طرح نکل آتی ہے جیسے کسی برتن سے پانی

کے قطرے آرام سے نکل آتے ہیں۔ پھر فرشتے لپک کر اسے لے لیتے ہیں۔ اور ملک الموت کے ہاتھ میں ایک سیکنڈ کے لئے بھی نہیں رہنے دیتے۔ حتیٰ کہ اسے جنت کے کفن میں لپیٹ کر جنت کی خوشبو میں بسا دیتے ہیں۔ اور اس سے مشک سے بھی زیادہ پیاری خوشبو جو روئے زمین پر پائی جاتی ہے، پھوٹ پڑتی ہے۔ پھر فرشتے اسے لے کر آسمان پر چڑھ جاتے ہیں۔ اور فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے گذرتے ہیں، وہی پوچھتی ہے کہ یہ پاکیزہ خوشبو کیا ہے؟ لانے والے فرشتے بتاتے ہیں کہ یہ فلاں بن فلاں ہے۔ پھر فرشتے اسے دنیوی آسمان تک لے کر پہنچتے ہیں اور اس کے لئے آسمان کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور آسمان کے فرشتے اس کا استقبال کرتے ہیں۔ اور ایک آسمان سے دوسرے ملحق آسمان تک اسے رخصت کرتے ہیں، حتیٰ کہ ساتویں آسمان تک پہنچتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ مجدہٗ فرماتے ہیں: اس کا اعمالنامہ علیین میں لکھ لو اور اسے پھر زمین پر لے جاؤ۔ پس ہم نے زمین ہی سے لوگوں کو پیدا کیا اور ہم انہیں اسی میں لوٹا دیں گے اور دوسری بار اسی سے پیدا کریں گے۔

منکر نکیر کے سوالات اور مومن کے جوابات

قَالَ فَتُعَادُ رُوْحُهٗ فِیْ جَسَدِہٖ فَیَاتِیْهِ مَلَکَانِ فَیُجْلِسَانِہٖ فَیَقُوْلَانِ لَهٗ مَنْ رَّبُّکَ فَیَقُوْلُ رَبِّیَ اللّٰہُ فَیَقُوْلَانِ مَا دِیْنُکَ فَیَقُوْلُ دِیْنِیَ الْاِسْلَامُ فَیَقُوْلَانِ لَهٗ مَا تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِیْ بُعِثَ فِیْکُمْ

فَیَقُوْلُ ھُوَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ جَآئَنَا بِالْحَقّ فَیَقُوْلَانِ لَہٗ وَ مَا عِلْمُکَ بِذٰلِکَ فَیَقُوْلُ قَرَأْتُ الْقُرْاٰنَ کِتَابَ اللّٰہِ تَعَالٰی فَاٰمَنْتُ بِہٖ وَ صَدَّقْتُ

فرمایا: پھر روح جسم میں لوٹا دی جاتی ہے۔ پھر اس کے پاس دو فرشتے آ کر پوچھتے ہیں: تیرا رب کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: میرا رب اللہ ہے۔ فرشتے پوچھتے ہیں: تیرا دِین کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: میرا دِین اِسلام ہے۔ پھر فرشتے اس سے پوچھتے ہیں: ان کے بارے میں کیا کہتا ہے جو تم لوگوں میں بھیجے گئے؟ وہ کہتا ہے: آپ اللہ کے رسول ﷺ ہیں، آپ ہمارے پاس سچا دِین لے کر تشریف لائے تھے۔ فرشتے پوچھتے ہیں: تجھے ان باتوں کا کس طرح علم ہوا؟ وہ جواب دیتا ہے: میں نے قرآن کتاب اللہ تعالیٰ میں پڑھا اور اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی۔

مومن کی قبر

فَیُنَادِیْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَآءِ اَنْ صَدَقَ عَبْدِیْ فَاَفْرِشُوْہُ مِنَ الْجَنَّۃِ وَ اَلْبِسُوْہُ مِنَ الْجَنَّۃِ وَ افْتَحُوْا لَہٗ بَابًا اِلَی الْجَنَّۃِ قَالَ فَیَاتِیْہِ مِنْ رُّدْحِھَا وَ طَیِّبِھَا فَیُفْسَحُ لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ مُدَّ بَصَرِہٖ

پھر ایک منادی (اعلان کرنے والا) آسمان سے اعلان کرتا ہے: میرے بندے نے ٹھیک جواب دیا ہے۔ لہٰذا اس کے نیچے جنت کا فرش بچھا دو اور اسے جنت ہی کا لباس پہنا دو اور اس کے لئے جنت کا دروازہ کھول

دو۔ پھر اس کے پاس جنت کی پاکیزہ خوشبو آنے لگتی ہے اور حدنگاہ تک اس کی قبر کشادہ کردی جاتی ہے۔

مومن کے اعمال

قَالَ وَ یَاتِیْہِ رَجُلٌ حَسَنُ الْوَجْہِ حَسَنُ الثِّیَابِ طَیِّبُ الرِّیْحِ فَیَقُوْلُ اَبْشِرْ بِالَّذِیْ یَسُرُّکَ ھٰذَا یَوْمُکَ الَّذِیْ کُنْتَ تُوْعَدُ فَیَقُوْلُ لَہٗ مَنْ اَنْتَ فَوَجْھُکَ الْوَجْہُ یَجِیْءُ بِالْخَیْرِ فَیَقُوْلُ اَنَا عَمَلُکَ الصَّالِحُ فَیَقُوْلُ رَبِّ اَقِمِ السَّاعَةَ حَتّٰی اَرْجِعَ اِلٰی اَھْلِیْ وَ مَالِیْ (غنیۃ الطالبین حصہ اول ص ۱۶۰، ۱۶۱......

مسند احمد بن حنبل، مشکوۃ شریف ج ۱ حدیث ۱۵۴۲، صححہ الحاکم ۱/ ۳۷ وقد اعلہ ابوحاتم وابن حزم وصححہ ابونعیم وغیرہ قال البانی: صحیح، ابوداؤد ۳۲۱۵، ابن ماجہ ۱۵۴۸ و ۱۵۴۹، النسائی ۴/ ۷۸)

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید

فرمایا: پھر اس کے پاس ایک حسین وخوبرو شخص خوشبو میں بسا ہوا آتا ہے اور اس سے کہتا ہے: دل خوش کن نعمتوں سے خوش ہو جاؤ یہ تمہارا وہ دن ہے جس کا تم سے وعدہ تھا۔ یہ کہتا ہے: آپ کون ہیں؟ وہ جواب دیتا ہے: میں آپ کا نیک عمل ہوں۔ پھر وہ کہتا ہے: اے اللہ! قیامت کو قائم فرما کہ میں پھر اہل ومال کی طرف جاؤں۔

کافر کی موت کا منظر

قَالَ وَ اِنَّ الْعَبْدَ الْکَافِرَ اِذَا کَانَ فِی انْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْیَا وَ اِقْبَالٍ مِّنَ الْاٰخِرَۃِ نَزَلَ اِلَیْہِ مِنَ السَّمَآءِ مَلٰٓئِکَۃٌ سُوْدُ الْوُجُوْہِ مَعَھُمُ

الْـمُسُـوْحُ فَيَـجْلِسُوْنَ مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ ثُمَّ يُجِيْءُ مَلَكُ الْمَوْتِ حَتّٰى يَـجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهٖ فَيَقُوْلُ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيْثَةُ اُخْرُجِيْ اِلٰى سَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ غَضَبِهٖ

آنحضرت ﷺ نے پھر فرمایا: جب کافر آخرت میں قدم رکھنے والا اور دنیا سے کٹ جانے والا ہوتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس پر سیاہ چہروں والے فرشتے اتارتا ہے، جن کے پاس ٹاٹ ہوتے ہیں اور وہ اس کی حد نگاہ تک بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں۔ پھر ملک الموت آ کر اس کے سرہانے بیٹھ جاتے ہیں اور فرماتے ہیں: اے گندی روح! اللہ کی ناراضگی اور اس کے غضب کی طرف نکل۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

روح کا نکلنا اور واپس آنا

قَالَ فَتَفَرَّقَ فِيْ جَسَدِهٖ فَيَنْتَزِعُهَا كَمَا يُنْتَزَعُ السَّفُّوْدُ مِنَ الصُّوْفِ الْمَبْلُوْلِ فَيَاْخُذُهَا فَاِذَا اَخَذَهَا لَمْ يَدَعُوْهَا فِيْ يَدِهٖ طُرْفَةَ عَيْنٍ حَتّٰى يَجْعَلُوْهَا فِيْ تِلْكَ الْمُسُوْحِ وَ يَخْرُجُ مِنْهَا كَاَنْتَنِ رِيْحِ جِيْفَةٍ وُجِدَتْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ فَيَصْعَدُوْنَ بِهَا فَلَا يَمُرُّوْنَ بِهَا عَلٰى مَلَاٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِلَّا قَالُوْا مَا هٰذَا الرُّوْحُ الْخَبِيْثُ فَيَقُوْلُوْنَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِاَقْبَحِ اَسْمَآئِهِ الَّتِيْ كَانَ يُسَمّٰى بِهَا فِي الدُّنْيَا حَتّٰى يَنْتَهِيَ بِهٖ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيُسْتَفْتَحُ لَهٗ فَلَا يُفْتَحُ لَهٗ ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

فرمایا: پھر روح اس کے تمام اعضاء میں منتشر ہو جاتی ہے۔ پھر ملک الموت اسے اس طرح کھینچتے ہیں جیسے تر اُون سے لوہے کی سلاخ کھینچی جاتی ہے۔ جس سے اس کے رگ پٹھے سب ٹوٹ جاتے ہیں۔ پھر فرشتے اسے لے کر اپنے پاس والی ٹاٹوں میں لپیٹ لیتے ہیں اور اس سے سڑی ہوئی لاش جیسی بدبو پھوٹ پڑتی ہے۔ پھر فرشتے اُسے لے کر اوپر چڑھتے ہیں اور فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے گزرتے ہیں، وہی پوچھتی ہے: یہ گندی بدبو کیا ہے؟ فرشتے اس کا بدترین نام لے کر بتاتے ہیں کہ یہ فلاں بن فلاں ہے۔ حتیٰ کہ اسے لے کر دنیوی آسمان تک پہنچتے ہیں اور دروازہ کھلواتے ہیں۔ لیکن دروازہ نہیں کھولا جاتا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی:

لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِىْ سَمِّ الْخِيَاطِ (پ۸ سورۃ الاعراف آیت ۴۰)

اس کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے۔ اور جنت میں داخل نہیں کیا جائے گا۔

فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ اكْتُبُوْا كِتَابَهٗ فِىْ سِجِّيْنٍ فِى الْاَرْضِ السُّفْلٰى فَتُطْرَحُ رُوْحُهٗ طَرْحًا ثُمَّ قَرَأَ

اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اس کی کتاب سجین میں لکھ لو۔ پھر اس کی روح وہیں سے پٹخ دی جاتی ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی:

وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید

تَهْوِیْ بِهِ الرِّیْحُ فِیْ مَكَانٍ سَحِیْقٍ O (سورۃ الحج آیت ۳۱)

جو اللہ کے ساتھ شریک کرتا ہے، گویا وہ آسمان سے گر پڑا۔ پھر اسے پرندے اچک لیں یا اسے ہوا کہیں دور لے جا کر پٹخ دے۔ یعنی اس کی روح مردود کر دی جاتی ہے۔

منکر نکیر کے سوالات اور کافر کے جوابات

فَتُعَادُ رُوْحُهٗ فِیْ جَسَدِهٖ وَ یَأْتِیْهِ مَلَكَانِ فَیُجْلِسَانِهٖ فَیَقُوْلَانِ لَهٗ مَنْ رَّبُّكَ فَیَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِی فَیَقُوْلَانِ لَهٗ مَا دِیْنُكَ فَیَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِی فَیَقُوْلَانِ لَهٗ مَا تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِیْ بُعِثَ فِیْكُمْ فَیَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِی

پھر اس کی روح اس کے جسم میں لوٹا دی جاتی ہے۔ پھر اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اسے اٹھا کر بٹھاتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں: تیرا رب کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: ہائے ہائے مجھے معلوم نہیں۔ پوچھتے ہیں: تیرا دِین کیا ہے؟ کہتا ہے: ہائے ہائے مجھے معلوم نہیں۔ پوچھتے ہیں: اس شخص کے بارے میں کیا کہتا ہے جو تم لوگوں میں بھیجے گئے؟ وہ کہتا ہے: ہائے ہائے مجھے معلوم نہیں۔

کافر کی قبر

فَیُنَادِیْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ اَنْ كَذَبَ فَاَفْرِشُوْهُ مِنَ النَّارِ وَ افْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَی النَّارِ فَیَاتِیْهِ مِنْ حَرِّهَا وَ سَمُوْمِهَا وَ یُضَیَّقُ عَلَیْهِ قَبْرُهٗ

حَتّٰی تَخۡتَلِفَ فِیۡهِ اَضۡلَاعُهٗ

پھر ایک منادی اعلان کرتا ہے: میرا بندہ جھوٹا ہے۔ اس کے نیچے آگ کا بچھونا بچھا دو۔ اسے آگ کے کپڑے پہنا دو اور اس کی قبر میں آگ کا دروازہ کھول دو۔ پھر آگ کی گرمی اور لپٹیں آنے لگتی ہیں۔ اور اس پر قبر تنگ ہو جاتی ہے۔

کافر کے اعمال

وَ یَاتِیۡهِ رَجُلٌ قَبِیۡحُ الۡوَجۡهِ قَبِیۡحُ الثِیَابِ مُنۡتِنُ الرِّیۡحِ فَیَقُوۡلُ اَبۡشِرۡ بِالَّذِیۡ یَسُوۡئُکَ هٰذَا یَوۡمُکَ الَّذِیۡ کُنۡتَ تُوۡعَدُ فَیَقُوۡلُ مَنۡ اَنۡتَ فَوَجۡهُکَ الۡوَجۡهُ یَجِیۡءُ بِالشَّرِّ فَیَقُوۡلُ اَنَا عَمَلُکَ الۡخَبِیۡثُ فَیَقُوۡلُ رَبِّ لَا تُقِمِ السَّاعَةَ

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

اور اس کے پاس برے کپڑوں میں سڑا ہوا ایک بدصورت آدمی آتا ہے اور کہتا ہے: تجھے غم انگیز عذابوں کی بشارت ہو۔ یہی تیرا وہ دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ کہتا ہے: تو کون ہے؟ جواب دیتا ہے: میں تیرا برا عمل ہوں۔ کہتا ہے: اے رب! قیامت قائم نہ فرما۔

(غنیۃ الطالبین حصہ اول ص ۱۶۱، ۱۶۲...... مسند احمد بن حنبل حدیث ۱۸۷۲۳، صححہ الحاکم ۱/ ۳۷ وقد اعلہ ابوحاتم وابن حزم وصححہ ابونعیم وغیرہ قال البانی: صحیح، ابوداؤد ۳۲۱۲، ۴۷۵۴، ابن ماجہ ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، النسائی ۴/ ۷۸، مشکوۃ شریف حدیث ۱۵۴۲)

مومن کی قبر

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بیان ہے کہ جب مومن قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو اس کی قبر ستر گز چوڑی اور ستر گز لمبی کر دی جاتی ہے۔ اور اس پر خوشبو بکھیر دی جاتی

ہے۔اور جنت کا ریشمی لباس پہنا دیا جاتا ہے۔اگر اسے کچھ قرآن یاد ہے تو اسی کا نور کافی ہے اور اگر کچھ بھی قرآن یادنہیں تو اس کی قبر میں سورج کی طرح کے نور کا انتظام کر دیا جاتا ہے۔اور اس کی مثال دلہن جیسی ہے جو سو جاتی ہے۔اور اسے اس کا سب سے پیارا ہی جگاتا ہے۔پھر وہ نیند سے اٹھتی ہے تو گویا وہ نیند سے سیرنہیں ہوئی۔اور ہنوز ابھی اس کی نیندنہیں بھری۔ (غنیۃ الطالبین ص ۱۶۳ حصہ اول)

کافر کی قبر

اور جب کافر قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو قبر اس پر سکڑتی ہے اور تنگ ہو جاتی ہے۔حتیٰ کہ اس کی پسلیاں اکھڑ کر پیٹ میں آ جاتی ہے۔اور اس پر بختی اونٹ جیسے بڑے بڑے سانپ چھوڑ دیئے جاتے ہیں۔جو اس کا گوشت نوچ نوچ کر کھاتے ہیں۔اور ہڈیوں پر ذرا گوشت بھی نہیں چھوڑتے۔اور ان پر بہرے گونگے اور اندھے شیطان چھوڑ دیئے جاتے ہیں۔اور کہا جاتا ہے کہ یہ راندہ گیا شیطان ہے۔اور ان کے ہاتھ میں لوہے کے کوڑے ہوتے ہیں، جن سے وہ اسے مارتے رہتے ہیں۔

پھر لطف یہ ہے کہ وہ نہ اس کی آواز سنتے ہیں اور نہ ہی اسے دیکھتے ہیں کہ رحم کریں۔اور اس پر وَ یُعرِضُ عَلَیۡہِ النَّار بُکۡرَۃً وَ عَشِیًّا (سورۃ مومن پ۲۴) صبح وشام آگ پیش کی جاتی ہے۔ (غنیۃ الطالبین ص ۱۶۳ حصہ اول)

عذاب وثوابِ قبر

حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ (المولود ۴۷۰ھ المتوفی ۵۶۱ھ) لکھتے ہیں:

مذکورہ بالا حدیثیں عذاب وثواب قبر پر دلالت کرتی ہیں۔ اگر کہا جائے کہ جسے پھانسی دے دی جائے اور جو ڈوب جائے اور جو آگ میں جل جائے اور جسے درندے مع پرندوں کے کھا جائیں اور اس کا گوشت پراگندہ ہو جائے، اس پر عذاب قبر کیوں کر ممکن ہے؟ تو عرض ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عذاب وثواب کو اور منکر نکیر کے سوالات کو اکثر دنیا والوں کی عادت ورواج کے مطابق بیان فرمایا ہے کہ مرنے کے بعد عموماً لوگ قبر میں دفن کئے جاتے ہیں۔ اگر کوئی مردہ مذکورہ بالا نادر صفت پر پایا جائے تو پھر بھی ہم کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کی روح کو زمین پر بھیجتا ہے۔ پھر زمین اسے بھینچتی ہے اور اس سے منکر نکیر سوال کرتے ہیں اور اس پر عذاب یا ثواب ہوتا ہے۔ جیسا کافروں کی روحوں پر روزانہ صبح وشام دو بار عذاب ہوتا ہے اور قیامت تک ہوتا رہے گا۔ پھر اس دن روحیں مع جسموں کے جہنم میں جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

اَلنَّارُ یُعْرَضُوْنَ عَلَیْهَا غُدُوًّا وَّ عَشِیًّا ج وَ یَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ قف اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ [پ۲۴ سورۃ غافر آیت ۴۶]

ترجمہ: آگ ان پر صبح وشام پیش کی جاتی ہے اور جس دن قیامت آئے گی تو حکم کریں گے کہ فرشتو! آل فرعون کو سخت ترین عذاب میں داخل کرو۔

ہمارا عقیدہ ہے کہ شہداء کی اور مومنوں کی روحیں سبز پرندوں کے قوارب میں رہتی ہیں اور جنت میں کھاتی پھرتی ہیں اور عرش کے نیچے نورانی قندیلوں میں بسیرا کرتی ہیں۔

جب دوسرا صور پھونکا جائے گا تو اپنے اپنے جسموں میں داخل ہو جائیں گی تا کہ اللہ کے سامنے پیشی اور حساب کتاب ہو۔ جیسا کہ حضرت ابن عباسؓ کا بیان ہے:

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لما اُصِیْبَ اخْوَانُکُمْ بِاُحُدٍ جَعَلَ اللّٰہُ اَرْوَاحَھُمْ فِیْ اَجْوَافِ طَیْرٍ حضر تسرح فِی الْجَنَّۃِ. وَ تَأْوِیْ اِلٰی قَنَادِیْلِ مِنْ ذَھَبٍ فِیْ ظِلِّ الْعَرْش فَلَمَّا وَجدا طیب مَا کلھُمْ وَ شَرَابِھُمْ وَ مقیلھُمْ قالوا من یبلغ اخوننا انا احیآء فی الجنۃ ترزق فلا یزھدوا فی الجھاد ولا ینکلوا عن الحرب فقال اللہ عز و جل و ھو اصدق القآئلین انا بلغھم فانزل اللہ: (غنیۃ الطالبین ص۱۶۴ حصہ اول)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تمہارے بھائی جنگ احد میں درجہ شہادت پر فائز المرام ہوئے تو اللہ نے ان کی روحیں سبز پرندوں کے پیٹوں میں رکھ دیں جو جنت میں کھاتی ہیں اور عرش کے سایہ کے نیچے سونے کی قندیلوں میں بسیرا کرتی ہیں۔ جب انہوں نے اپنا طعام و شراب اور آرامگاہ عمدہ سے عمدہ پائے، تو بولے: ہمارے بھائیوں کو ہمارا یہ پیغام کون پہنچائے کہ ہم

جنت میں زندہ ہیں اور ہمیں رزق دیا جاتا ہے۔ تاکہ وہ جہاد سے اعراض نہ کریں اور لڑائی سے پیچھے نہ ہٹیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے جو سب سے زیادہ سچا ہے، فرمایا میں تمہارا پیغام پہنچاؤں گا۔ تو یہ آیت اُتاری:

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ فَرِحِيْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ......الخ

[پ۴ سورۃ آل عمران آیت ۱۶۹ تا ۱۷۱]

جو اللہ کی راہ میں مارے جاتے ہیں، انہیں مردہ خیال نہ کرو۔ بلکہ وہ زندہ ہیں اور انہیں ان کے رب کے پاس سے روزی دی جاتی ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ فضل پر مگن اور خوش ہیں۔ ......الخ

لہٰذا جائز ہے کہ سوال منکر نکیر اور عذاب و ثواب قبر مومن اور کافر کے جسم کا کچھ حصہ پر واقع ہو سب پر نہ ہو اور جب بعض پر واقع ہوا تو کل پر واقع ہوا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ پراگندہ اجزاء کو قبر کے بھیجنے کے لئے اور منکر نکیر کے سوال کے لئے اور عذاب و ثواب کے لئے جمع فرما دیتا ہے۔ (غنیۃ الطالبین ص ۱۶۴ حصہ اول)

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

عالم برزخ (قبر) احادیث کی روشنی میں

(۱)......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

آنحضرت ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے آپ نے بتایا کہ ان دو کو عذاب ہو رہا ہے اور وہ کسی بڑے گناہ پر نہیں۔ ایک تو پیشاب کی چھینٹوں سے بچاؤ نہیں کرتا تھا۔ اور دوسرا چغلی کھانے کا رسیا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے کھجور کی ایک ٹہنی لی

اور اس کو دو حصوں میں کاٹا اور دونوں ٹکڑے ایک ایک قبر میں گاڑ دیئے۔ صحابہؓ نے اس کی وجہ پوچھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: شاید جب تک یہ ٹہنیاں سبز رہیں ان سے عذاب ہلکا رہے۔ (بخاری شریف ج ۱ ص ۳۵، صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۴۱ اور مقام حیات ص ۱۵۷ از علامہ خالد محمود)

(۲)...... حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں:

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جب کوئی مر جائے تو اسے (عالم برزخ میں) اس کا ٹھکانا (جہاں اس نے جانا ہے) صبح شام دکھایا جاتا ہے۔ اگر وہ اہل جنت میں سے ہے تو وہ اہل جنت میں دکھایا جاتا ہے۔ اور اگر وہ جہنم والوں سے ہے تو اسے اس کا ٹھکانا جہنم میں دکھایا جاتا ہے۔ اور اسے کہا جاتا ہے کہ یہ تمہارا ٹھکانا ہے، یہاں تک کہ تجھے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لے جائے۔ (مشکوٰۃ ص ۲۵، سنن نسائی ج ۱ ص ۲۹۱ اور مقام حیات ص ۱۶۲)

قبر کی واردات

(۱)...... حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ (المولود ۸۰ھ المتوفی ۱۵۰ھ) قبر کی واردات کا یوں ذکر کرتے ہیں:

وَاِعَادَۃُ الرُّوْحِ اِلَی الْعَبْدِ فِیْ قَبْرِہٖ حَقٌّ

اور روح کا بندے کی طرف لوٹایا جانا برحق ہے۔ (شرح الفقہ الاکبر ص ۱۲۰)

(۲)...... حضرت امام احمد بن حنبلؒ (المتوفی ۲۴۱ھ) لکھتے ہیں:

اَلْاِیْمَانُ بِالْحَوْضِ وَالشَّفَاعَۃِ وَالْاِیْمَانُ بِمُنْکَرٍ وَ نَکِیْرٍ وَ عَذَابِ

الْقَبْرِ وَالْإِیْمَانِ بِمَلَکِ الْمَوْتِ بِقَبْضِ الْاَرْوَاحِ ثُمَّ تَرُدَّنِیْ فِی الْاَجْسَادِ فِی الْقُبُوْرِ فَیَسْأَلُوْنَ عَنِ الْاِیْمَانِ وَ التَّوْحِیْدِ

ترجمہ: حوض کوثر، شفاعت، قبر میں منکر نکیر، عذاب قبر، اس پر ایمان لانا کہ ملک الموت روحیں قبض کرتا ہے، پھر یہ روحیں قبروں میں اپنے اجساد میں لوٹائی جاتی ہیں اور وہاں ایمان اور توحید کے بارے میں پوچھ لیا جاتا ہے (یہ سب امور برحق ہیں)۔ (کتاب الصلوۃ امام احمد بن حنبل ص ۴۵)

(۳) ...... امام ابو جعفرؒ الطحاوی (۳۲۱ھ) جنہیں فقہائے کرام اعلم بمذہب ابی حنیفہ وصاحبیہ لکھتے ہیں، فرماتے ہیں:

نُؤْمِن بِعَذَابِ الْقَبْرِ وَ نعمه ...... وَ بِسُوَالِ مُنْکَرٍ وَ نَکِیْرٍ لِلْمَیِّتِ فِیْ قَبْرِهٖ عَنْ رَبِّه وَ دِیْنِه وَ نَبِیِّه عَلٰی مَا جَائَتْ بِهِ الْاَخْبَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ عَنْ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ وَالْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ اَوْ حفرة مِنْ حفرَا الْیِزَان

ترجمہ: ہم عذاب قبر اور نعیم قبر پر ایمان لاتے ہیں۔ منکر نکیر کا قبر میں تین سوال پوچھنا جیسا کہ اس پر آنحضرت ﷺ اور آپ کے سب صحابہؓ سے منقول ہے، برحق ہے۔ اور قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔ (عقیدۃ الطحاویہ ص ۶۰)

(۴) ...... حضرت غوث الاعظم عبدالقادرؒ جیلانی (المولود ۴۷۰ھ المتوفی ۵۶۱ھ) لکھتے ہیں: ہمارا ایمان ہے کہ منکر نکیر قبر میں ہر ایک کے پاس

آتے ہیں اور آزماتے ہیں کہ اس کا کیا دِین تھا؟ منکر نکیر قبر میں آتے ہیں اور ان کے لئے مردے میں روح ڈالی جاتی ہے پھر اسے بٹھایا جاتا ہے، پھر سوال سے فارغ ہونے کے بعد بلا تکلیف کے اس کے جسم سے اس کی روح ہٹا لی جاتی ہے۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ میت اپنے زیارت کرنے والوں کو پہچانتا ہے۔ جب وہ اس کے پاس آتے ہیں۔ خصوصاً جمعہ کے دن طلوع فجر سے سورج کے نکلنے تک۔

ہمارا عقیدہ ہے کہ گناہ گاروں کے اور کافروں کے لئے عذاب قبر اور اس کا بھینچنا واجب ہے۔ اسی طرح اہل اطاعت و ایمان کے لئے ثواب قبر واجب ہے۔ لیکن معتزلہ اس کا انکار کرتے ہیں۔ اور منکر نکیر کا بھی۔ (غنیۃ الطالبین جلد اول)

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

مسئلہ منکر نکیر

اس سلسلے میں اہل سنت کی دلیل اللہ تعالیٰ کے قول:

یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا (ابراہیم ۲۷)

اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو توحید پر دنیا و آخرت میں ثابت قدم رکھتا ہے۔

اس آیت کی تفسیر میں کہا گیا ہے کہ دنیا میں سکرات کے وقت اور آخرت میں منکر نکیر کے سوال کے وقت مومن توحید پر قائم رہتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی یا کوئی شخص دفن کیا جاتا ہے تو اس کے پاس دو سیاہ فام اور کنجی آنکھوں

والے فرشتے (منکر نکیر) آتے ہیں جن میں سے ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہتے ہیں۔ کیوں کہ ان کی شکلیں خوفناک اور ڈراؤنی ہوتی ہیں۔ یہ دونوں فرشتے اس سے پوچھتے ہیں: اس شخص (محمد رسول اللہ ﷺ) کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ یہ وہی جواب دے گا جس عقیدے پر دنیا میں قائم تھا۔ اگر مومن تھا تو جواب دے گا کہ آپ ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ فرشتے کہیں گے کہ ہمیں پہلے ہی سے معلوم تھا کہ آپ یہی جواب دیں گے۔ پھر اس کی قبر ستر گز چوڑی اور ستر گز لمبی کر دی جاتی ہے اور اسے روشنی سے منور کر دیا جاتا ہے۔ اور اسے کہا جاتا ہے کہ آپ سو جائیے۔ وہ کہتا ہے کہ مجھے گھر جانے دو تاکہ میں انہیں بھی خبر دوں۔ کہا جاتا ہے کہ آپ دلہن کی طرح سو جائیے۔ جسے اسے سب سے زیادہ محبّ ہی جگاتا ہے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اسے اس کی خواب گاہ سے اٹھائے گا۔ اور اگر منافق ہے تو جواب دیتا ہے کہ مجھے معلوم نہیں۔ میں لوگوں سے سنا کرتا تھا کہ لوگ آپ ﷺ کے بارے میں کچھ کہا کرتے تھے اور میں بھی آپ کے خلاف کچھ کہا کرتا تھا۔ فرشتے کہتے ہیں ہمیں تو پہلے ہی سے معلوم تھا کہ تو یہ جواب دے گا۔ پھر زمین سے کہا جاتا ہے کہ اسے بھینچ لے۔ پھر زمین اسے بھینچے گی حتیٰ کہ اس کی پسلیاں ادھر کی ادھر اور ادھر کی ادھر آجائیں گی۔ اور اس پر قبر میں برابر عذاب ہوتا رہے گا۔ حتیٰ کہ اللہ اسے اس کی خواب گاہ سے اٹھا لے۔ (غنیۃ الطالبین حصہ اول ص ۱۵۹)

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

قبر میں سوال وجواب

(۲) اِذَا اقُبِرَ الْمَیِّتُ اَوْ قَالَ اَحَدُکُمْ اَتَاهُ مَلَکَان اَسوَدَان اَزرقَان یُقَالُ لأَحدِهِمَا المُنکَرُ وَ الاٰخرُ النَکِیْرُ فَیَقُوْلَان: مَا کُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجلِ؟ فَیَقُوْل: مَا کَانَ یقُوْلُ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ وَ رَسُوْلُهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ فَیَقُوْلَان: قَدْ کُنَّا نَعْلَمُ اَنَّکَ تَقُوْلُ هٰذَا ثُمَّ یُفْسَحُ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فِیْ سَبْعِیْن ثُمَّ یُنَوَّرُ لَهٗ فِیْهِ ثُمَّ یُقَالُ لَهٗ: نَمْ فَیَقُوْلُ: اَرْجِعُ اِلٰی اَهْلِیْ فَاُخْبِرُهُمْ؟ فَیَقُوْلَان: نَمْ کَنَوْمَةِ الْعُرُوْسِ الَّذِیْ لَا یوقظه اِلَّا اَحَبُّ اَهْلِه اِلَیْه حَتّٰی یَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهٖ ذٰلِکَ وَ اِنْ کَانَ مُنَافِقًا قَالَ: سَمِعْتُ النَّاسَ یَقُوْلُوْن فَقُلْتُ مِثْلَهٗ لَا اَدْرِیْ فَیَقُوْلَان: قَدْ کُنَّا نَعْلَمُ اَنَّکَ تَقُوْلُ ذٰلِکَ فَیُقَالُ لِلْاَرْضِ التَمِیْءِ عَلَیْه فَتَلْتَئِمُ عَلَیْهِ فَتَخْتَلِفُ اَضْلَاعُهٗ فَلَا یَزَالُ فِیْهَا مُعَذَّبًا حَتّٰی یَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَّضْجَعِهٖ ذٰلِکَ

(صحیح) اخرجہ الترمذی (۲/۱۶۳)...... وابن ابی عاصم فی السنة (۸۶۴ بتحقیقی)...... من طریق عبدالرحمٰن بن اسحٰق عن سعید بن ابی سعید المقبری عن ابی ہریرہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرہ، قال حدیث حسن غریب۔ قلت: واستادہ جید، رجالہ کلھم ثقات رجال مسلم، وفی ابن اسحاق وھو العامری القرشی مولاھم کلام لایضر...... احادیث الصحیحہ مولفہ البانی جلد ثالث حدیث ۱۳۹۱)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب قبر میں مردہ کو رکھ دیا جاتا ہے تو اس کے پاس دو فرشتے کالی کیری آنکھوں

والے آتے ہیں، جن میں سے ایک کا نام منکر ہے اور دوسرے کا نکیر۔ وہ دونوں اس مردے سے پوچھتے ہیں تو اس شخص کی نسبت کیا کہتا ہے (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت) پس وہ مردہ جواب میں کہے گا کہ وہ اللہ کے بندے اور اللہ کے رسول ہیں۔ یہ سن کر دونوں فرشتے کہتے ہیں کہ ہم کو معلوم تھا تو یہ جواب دے گا۔ اس کے بعد اس کی قبر کو ستر ستر گز طول و عرض میں کشادہ کر دیا جاتا ہے پھر قبر میں روشنی کی جاتی ہے اور اس سے کہا جاتا ہے کہ ''سوجا''۔ مردہ ان سے کہتا ہے: میں اپنے اہل و عیال میں واپس جانے کا خیال رکھتا ہوں تاکہ ان کو اس حال سے آگاہ کر دوں۔ فرشتے پھر کہتے ہیں کہ تو ''سوجا'' جس طرح دلہن سوتی ہے، جس کو وہی جگا سکتا ہے، جو اس کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے، یہاں تک کہ اللہ تجھ کو اس جگہ سے اٹھائے۔ (یہ کیفیت تو مومن مردہ کی ہے) اور جو (مردہ) منافق ہو وہ ان کے جواب میں کہتا ہے کہ میں نے کچھ لوگوں کو کہتے سنا تھا وہی میں کہتا تھا لیکن میں اس کی حقیقت سے ناواقف تھا۔ دونوں فرشتے اس کے جواب کو سن کر کہتے ہیں: ہم جانتے تھے تو ایسا ہی کہے گا۔ پس زمین کو حکم دیا جائے گا کہ اس کو دبا۔ زمین اس کو دبا لے گی کہ اس کی پسلیاں اُدھر کی اِدھر اور اِدھر کی اُدھر ہو جائیں گی اور وہ ہمیشہ عذاب میں مبتلا رہے گا، یہاں تک کہ اللہ اس کو اس جگہ سے اٹھائے۔

(رواہ الترمذی۔ بحوالہ مشکوٰۃ شریف جلد اول باب اثبات القبر حدیث ۱۲۲)

عبدالوحید الحنفی
خادم اہلسنت

قبر میں سوال کے جواب میں کلمہ توحید ورسالت

عَنِ الْبَرَاءِ بِنْ عَازِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا سُئِلَ فِي الْقَبْرِ فَشَهِدَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ

ترجمہ: براء بن عازب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان سے جب قبر میں سوال ہوتا ہے وہ گواہی دیتا ہے اس بات کی کہ ”نہیں کوئی لائق عبادت کے سوائے اللہ کے“ اور ”محمد اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں“ یہی مراد ہے اللہ کے قول سے:

”يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ ...... الخ“ (سورۃ ابراہیم)

ترجمہ: ”یعنی مضبوط کرتا ہے اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو پکی بات کے ساتھ دُنیا اور آخرت میں“۔ (سنن ابوداؤد ج۳ حدیث ۱۳۲۳)

قبر میں سوال کہ تو کس کی عبادت کرتا تھا؟

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهٖ اَتَاهُ مَلَكٌ فَيَقُوْلُ لَهٗ مَا كُنْتَ تَعْبُدُ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى هَدَاهُ قَالَ كُنْتُ اَعْبُدُ اللّٰهَ فَيُقَالُ لَهٗ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ وَ رَسُوْلُهٗ (سنن ابوداؤد باب ۴۱۲ قبر میں سوال حدیث ۱۳۲۴)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کے پاس ایک فرشتہ آتا ہے اور کہتا ہے تو کس کی عبادت کرتا تھا۔ پس اگر اللہ اس کو راہ دکھلاتا ہے تو وہ کہہ دیتا ہے کہ میں اللہ کو پوجتا تھا۔ پھر اس سے کہا جاتا ہے تو اس شخص (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی بابت کیا کہتا ہے۔ وہ جواب دیتا ہے، وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

قبر میں مردہ جانے والوں کے جوتوں کی آواز سنتا ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بِمِثْلِ هٰذَا الْاَسْنَادِ نَحْوَهٗ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ وَ تَوَلّٰى عَنْهُ اَصْحَابُهٗ اَنَّهٗ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ فَيَاْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ فَذَكَرَ قَرِيْبًا مِّنْ حَدِيْثِ الْاَوَّلِ قَالَ فِيْهِ وَ اَمَّا الْكَافِرُ وَ الْمُنَافِقُ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ زَادَ الْمُنَافِقَ وَ قَالَ يَسْمَعُهَا مَنْ يَّلِيْهِ غَيْرُ الثَّقَلَيْنِ (سنن ابوداؤد ج ۳ حدیث ۱۳۲۵)

ترجمہ: محمد بن سلیمان، عبدالوہاب سے اس طرح روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ بندہ جب قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے لوگ اس کو دفن کر کے پیٹھ موڑتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔ پھر اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، بعد اس کے بیان کیا قریب قریب پہلی حدیث کے۔ آپ نے فرمایا کافر یا منافق اور اضافہ فرمایا کہ سنتے ہیں اس کی آواز جو اس کے نزدیک ہیں سوا جن اور بشر کے۔

مردہ لوٹ کر جانے والوں کے جوتوں کی آواز سنتا ہے

(۳) عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِیْ قَبْرِهٖ وَ تُوُلِّیَ وَ ذَهَبَ اَصْحَابُهٗ حَتّٰی اَنَّهٗ لَیَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ اَتَاهُ مَلَکَانِ فَاَقْعَدَاهُ فَیَقُوْلَانِ لَهٗ مَا کُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ. اِنَّمَا الْمُؤْمِنُ فَیَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ وَ رَسُوْلُهٗ فَیُقَالُ لَهٗ اُنْظُرْ اِلٰی مَقْعَدِکَ مِنَ النَّارِ اَبْدَلَکَ اللّٰهُ بِهٖ مَقْعَدًا مِّنَ الْجَنَّةِ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَیَرَاهُمَا جَمِیْعًا وَ اَمَّا الْکَافِرُ وَ الْمُنَافِقُ. فَیَقُوْلُ لَهٗ مَا کُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ فَیَقُوْلُ لَا اَدْرِیْ کُنْتُ اَقُوْلُ مَا یَقُوْلُ النَّاسُ فَیُقَالُ لَهٗ لَا دَرَیْتَ وَ لَا تَلَیْتَ ثُمَّ یُضْرَبُ بِمِطْرَقَةٍ مِّنْ حَدِیْدٍ ضَرْبَةً بَیْنَ اُذُنَیْهِ فَیَصِیْحُ صَیْحَةً یَّسْمَعُهَا مَنْ یَّلِیْهِ اِلَّا الثَّقَلَیْنِ.

(بخاری شریف۔ کتاب الجنائز باب ۸۵۰ حدیث ۱۲۵۷
......مشکوٰۃ شریف باب اثبات عذاب قبر حدیث ۱۱۸)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی پیٹھ موڑ کر چل دیتے ہیں وہ ان کے جوتوں کی آواز تک سنتا ہے، اس وقت اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں۔ اس کو بٹھاتے ہیں۔ پوچھتے ہیں تو ان صاحب محمد ﷺ کے بارے میں کیا اعتقاد رکھتا تھا وہ کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ پھر اس سے کہا جاتا ہے دوزخ میں جو

خادم اہلسنت عبدالوحید حنفی

تیری جگہ تھی اس کو دیکھ لے۔ اللہ نے اس کے بدل تجھے بہشت میں ٹھکانا دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو وہ اپنے دونوں ٹھکانے دیکھتا ہے۔ اور کافر و منافق، فرشتوں کے جواب میں کہتا ہے میں نہیں جانتا۔ میں تو وہ کہتا تھا جو لوگ کہتے تھے۔ پھر اس سے کہا جائے گا نہ تو نے خود غور کیا اور نہ عالموں کی پیروی کی۔ پھر لوہے کی گرز سے اس کے کانوں کے بین ایک مار لگائی جاتی ہے۔ وہ ایک چیخ مارتا ہے کہ اس کے پاس والی مخلوق آدمی اور جن کے سوا سن لیتی ہے۔

قبر میں سوال و جواب

(۴) عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ یَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِھِمْ اِذَا وَلَّوْ مُدْبِرِیْنَ حِیْنَ یُقَالُ لَہٗ یَا ھٰذَا مَنْ رَّبُّکَ وَ مَا دِیْنُکَ وَ مَنْ نَّبِیُّکَ قَالَ ھُنَّادٌ قَالَ وَ یَاتِیْہِ مَلَکَانِ فَیُجْلِسَانِہٖ فَیَقُوْلَانِ لَہٗ مَنْ رَّبُّکَ فَیَقُوْلُ رَبِّیَ اللّٰہُ.

حضرت براء بن عازب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مردہ ان کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے جب وہ دفن کر کے رخصت ہوتے ہیں۔ اس سے کہا جاتا ہے۔ اے شخص! تیرا رب کون ہے، تیرا دِین کیا ہے، اور تیرا نبی کون ہے۔ ہناد نے کہا مردے کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اس کو بٹھاتے ہیں اور پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے۔ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے۔

قبر میں دوسرا سوال

فَیَقُوْلَانِ لَہٗ مَا دِیْنُکَ فَیَقُوْلُ دِیْنِیَ الْاِسْلَام.

پھر پوچھتے ہیں۔ تیرا دِین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے میرا دِین اِسلام ہے۔

قبر میں تیسرا سوال

فَیَقُوْلَانِ لَہٗ مَا ھٰذَا الرَّجُلُ الَّذِیْ بُعِثَ فِیْکُمْ. قَالَ فَیَقُوْلُ ھُوَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَقُوْلَانِ وَ مَا یُدْرِیْکَ فَیَقُوْلُ قَرَأْتُ کِتَابَ اللّٰہِ فَاٰمَنْتُ بِہٖ وَ صَدَّقْتُ زَادَ فِیْ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ فَذٰلِکَ قَوْلُ اللّٰہِ تَعَالٰی:

پھر پوچھتے ہیں کہ یہ کون شخص ہے (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پوچھتے ہیں وہ کون تھے؟) مردہ کہتا ہے: وہ اللہ کے بھیجے ہوئے تھے۔ پھر وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں تجھے یہ کہاں سے معلوم ہوا۔ وہ کہتا ہے: میں نے اللہ کی کتاب (قرآن شریف) کو پڑھا۔ اوراس پر ایمان لایا اوراس کو سچ سمجھا۔ یہی مراد ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول سے:

یُثَبِّتُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَ فِی الْاٰخِرَۃِ (پ۱۳ سورۃ ابراہیم آیت ۲۷)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو اس پکی بات سے دُنیا اور آخرت میں مضبوط رکھتا ہے۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

مومن کو قبر میں بشارت

ثُمَّ اتَّفَقَا قَالَ فَيُنَادِىْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ اَنْ صَدَقَ عَبْدِىْ فَافْرِشُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَ اَلْبِسُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَ افْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَى الْجَنَّةِ. قَالَ فَيَاتِيْهِ مِنْ رُّوْحِهَا وَ طِيْبِهَا قَالَ وَ يُفْتَحُ لَهٗ فِيْهَا مَدَّ بَصَرِهٖ

پھر ایک پکارنے والا آسمان سے پکار دیتا ہے سچ کہا میرے بندے نے اب اس کا بچھونا جنت میں کر دو۔ اور اس کو جنت کے کپڑے پہنا دو اور ایک دروازہ جنت کا اس پر کھول دو۔ پھر جنت کی ہوا اور خوشبو اس پر آنے لگتی ہے۔ اور جہاں تک اس کی نگاہ پہنچتی ہے وہاں تک قبر کھل جاتی ہے۔

کافر اور منافق کا قبر میں حال

قَالَ وَ اِنَّ الْكَافِرَ فَذَكَرَ مَوْتَهٗ قَالَ وَ تُعَادُ رُوْحُهٗ فِىْ جَسَدِهٖ وَ يَاتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ مَنْ رَّبُّكَ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِىْ فَيَقُوْلَانِ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِىْ بُعِثَ فِيْكُمْ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِىْ فَيُنَادِىْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ اَنْ كَذَبَ فَافْرِشُوْهُ مِنَ النَّارِ وَ اَلْبِسُوْهُ مِنَ النَّارِ وَ افْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَى النَّارِ قَالَ فَيَاتِيْهِ مِنْ حَرِّهَا وَ سَمُوْمِهَا قَالَ يُضَيِّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهٗ حَتّٰى تَخْتَلِفَ فِيْهِ اَضْلَاعُهٗ زَادَ فِىْ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ قَالَ ثُمَّ يُقَيَّضُ لَهٗ اَعْمٰى اَبْكَمُ مَعَهٗ مِرْزَبَةٌ مِّنْ حَدِيْدٍ لَّوْ ضُرِبَ بِهَا جَبَلٌ لَصَارَ تُرَابًا قَالَ فَيَضْرِبُهٗ بِهَا ضَرْبَةً يَّسْمَعُهَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ اِلَّا الثَّقَلَيْنِ فَيَصِيْرُ تُرَابًا قَالَ ثُمَّ تُعَادُ

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

فِيْهِ الرُّوْحُ (سنن ابوداؤد جلد سوم باب فی المسالۃ فی القبر وعذاب القبر حدیث ۱۳۲۶)

پھر کافر کی موت کا بیان کیا۔ اس کی روح اس کے بدن میں لائی جاتی ہے اور دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اور اس کو بٹھاتے ہیں۔ اور اس سے پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ میں نہیں جانتا، پھر پوچھتے ہیں تیرا دِین کیا ہے۔ وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ میں نہیں جانتا پھر پوچھتے ہیں یہ کون شخص ہے جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے، (یعنی حضرت محمد ﷺ) وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ نہیں جانتا۔ اس وقت ایک پکارنے والا آسمان سے پکارتا ہے جھوٹا ہے لہٰذا اس کا بچھونا جہنم میں کر دو۔ اور اس کو جہنم کے کپڑے پہنا دو۔ اور ایک دروازہ جہنم کا اس پر کھول دو۔ پھر اس پر جہنم کی گرمی اور لو (گرم ہوا) آنے لگتی ہے، اور قبر اس پر تنگ کر دی جاتی ہے یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ادھر سے ادھر ہو جاتی ہیں۔ اور جریر کی روایت میں اتنا زیادہ ہے پھر اس کے اوپر ایک اندھا گونگا فرشتہ جو اس کی تکلیف نہیں دیکھتا نہ اس کی فریاد سنتا ہے مقرر کیا جاتا ہے، اس کے پاس ایک گرز ہوتا ہے لوہے کا۔ اگر پہاڑ پر وہ گرز مارا جائے تو خاک ہو جائے، اس گرز سے اس کو ایک بار مارتا ہے جس کی آواز تمام مخلوق سنتی ہے۔ سوائے جن اور بشر کے وہ مٹی ہو جاتا ہے، پھر اس میں روح ڈالی جاتی ہے۔ (سنن ابوداؤد شریف باب ۴۱۲ حدیث ۱۳۲۶)

برزخ میں شہداء کی روحیں جنت میں

عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ سَأَلْنَا عَبْدَ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ (هُوَ ابْنُ

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

الْمَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) عَنْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃ:

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ یُرْزَقُوْنَ O [آل عمران آیت ۱۶۹]

قَالَ اَمَا اِنَّا قَدْ سَأَلْنَا عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ اَرْوَاحُھُمْ فِیْ جَوْفِ طَیْرٍ لَھَا قَنَادِیْلُ مُعَلَّقَۃٌ بِالْعَرْشِ تَسْرُحُ مِنَ الْجَنَّۃِ حَیْثُ شَائَتْ ثُمَّ تَاْوِیْ اِلٰی تِلْکَ الْقَنَادِیْلِ فَاطَّلَعَ اِلَیْھِمْ رَبُّھُمْ اطلاعَۃً فَقَالَ ھَلْ یَشْتَھُوْنَ شَیْئًا قَالُوْا اَیَّ شَیْءٌ تَشْتَھِیْ وَ نَحْنُ نَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّۃِ حَیْثُ شِئْنَا فَفَعَلَ ذٰلِکَ بِھِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا رَاَوْا اَنَّھُمْ لَنْ یُّتْرَکُوْا مِنْ اَنْ یَّسْاَلُوْا قَالُوْا یَارَبِّ نُرِیْدُ اَنْ تُرَدَّ اَرْوَاحَنَا فِیْ اَجْسَادِنَا حَتّٰی تُقْتَلَ فِیْ سَبِیْلِکَ مَرَّۃً اُخْرٰی فَلَمَّا رَاٰی اَنْ لَّیْسَ لَھُمْ حَاجَۃٌ تُرِکُوْا (مسلم شریف جلد سوم کتاب الامارۃ باب ۸۶۰ حدیث ۴۸۸۵)

ترجمہ: حضرت مسروقؓ سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا: ”جنہیں اللہ کے راستے میں قتل کیا جائے انہیں مردہ گمان نہ کرو۔ بلکہ وہ زندہ ہیں۔ اپنے رب کے پاس رزق دیئے جاتے ہیں“۔ تو انہوں نے کہا: ہم نے بھی رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں سوال کیا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان کی روحیں سرسبز پرندوں کے جوف میں ہوتی ہیں۔ ان کے لئے ایسی قندیلیں ہیں جو عرش کے ساتھ لٹکی ہوئی ہیں۔ اور وہ روحیں جنت میں پھرتی رہتی ہیں، جہاں چاہیں۔ پھر انہیں قندیلوں میں

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید

واپس آ جاتی ہیں۔ ان کا رب ان کی طرف مطلع ہو کر فرماتا ہے: کیا تمہیں کسی چیز کی خواہش ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں: ہم کس چیز کی خواہش کریں، حالانکہ ہم جہاں چاہتے ہیں، جنت میں پھرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے اس طرح تین مرتبہ فرماتا ہے۔ جب وہ دیکھتے ہیں کہ انہیں چیز کے مانگے بغیر نہیں چھوڑا جائے گا تو وہ عرض کرتے ہیں: اے ربّ! ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہماری روحیں، ہمارے جسموں میں لوٹا دیں۔ یہاں تک کہ ہم تیرے راستہ میں دوسری مرتبہ قتل کئے جائیں۔ جب اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ انہیں اب کوئی ضرورت نہیں تو انہیں چھوڑ دیا جاتا ہے۔ (مسلم شریف جلد ۳ ص ۱۸۸ حدیث ۴۸۸۵)

آخرت میں اجسام کے زندہ ہونے کی صورت

شیخ علامہ ابن عربی المتوفی ۶۳۸ھ لکھتے ہیں:

حشر کے دِن روح کی طرف سے جسم کے لئے بطریق عشق ایک تجلی ہوگی جسم کے اجزائے پراگندہ جمع ہو جائیں گے۔ اور ان کے اندام نہایت لطیف زندگی کے ساتھ مرکب ہو جائیں گے۔ اعضاء تالیف (جوڑنے) و ترکیب (ملانے) کے لئے جس کو جسم سے التفات روح سے حاصل کیا ہوگا، حرکت کریں گے۔ سو جب بنیاد جسم تیار اور پیدائش خاکی قائم ہو جائے گی تو اُس کے لئے رُوح رقیقہ اسرافیلیہ کے ساتھ محیط قرناً میں تجلی کرے گی۔ پس جسم میں زندگی سرایت کر جائے گی اور وہ درست ہو کر قائم ہو جائے گا، جیسا کہ پہلی بار

خادم اہلسنّت عبدالواحد الحنفی

تھا۔ پھر اس میں دوبارہ نفخ روح ہوگا تو سب کھڑے ہوکر دیکھنے والے ہوں گے اور اُس دِن زمین اللہ کے نور سے چمک اُٹھے گی۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: (۱) کَمَا بَدَاَکُمۡ تَعُوۡدُوۡنَ [پ۸ سورۃ الاعراف آیت ۲۹]

(۲) قُلۡ یُحۡیِیۡهَا الَّذِیۡۤ اَنۡشَاَهَاۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ [یٰسٓ آیت ۷۹]

(۳) فَمِنۡهُمۡ شَقِیٌّ وَّ سَعِیۡدٌ [سورۃ ہود آیت ۱۰۵]

ترجمہ: (۱) جیسا کہ اللہ نے تم کو ابتدا میں پیدا کیا تھا ویسا ہی تم کو دوبارہ پیدا کیا جائے گا۔ (۲) آپ جواب دے دیجئے کہ ان کو وہ زندہ کرے گا، جس نے اول بار میں اُن کو پیدا کیا۔ (۳) پھر ان میں سے بعض شقی ہوں گے اور بعض سعید ہوں گے۔ (فتوحات مکیہ ج ۱ پارہ چہارم ب ۲ ص ۲۱۹)

وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّهٖ دَائِمًا وَ سَرۡمَدًا

خادم اہل سنت

عبدالوحید الحنفی

۲۸ رجب ۱۴۳۱ھ مطابق ۱۱ جولائی ۲۰۱۰ء

☆☆☆☆

ڈیزائننگ ✿ کمپوزنگ ✿ سکیننگ ✿ پرنٹنگ ✿ بک بائنڈنگ

اسلامی کتب کی بہترین کمپوزنگ اور پرنٹنگ کے لئے، نیز ہر قسم کے اشتہارات کے لئے رجوع کریں

النور مینجمنٹ ڈب مارکیٹ، پنوال روڈ چکوال zedemm@yahoo.com,0334-8706701